© rasailojaraid.com

مولانا مشتاق احمد (چنیوٹ)

قادیانی فقہ

• محترم مولانا مشتاق احمد نے قادیانی کتب سے عجیب الخلقت قسم کے مسائل جمع کیے ہیں اپنی طرف سے کچھ نہیں لکھا۔ قارئین کی دلچسپی کے لئے انہیں ذیل میں درج کیا جارہا ہے۔ (ادارہ)

۱۔ پیشہ ور عورت کی رقم کا حسنِ استعمال:۔

بیان کیا مجھ سے میاں عبداللہ صاحب سنوری نے کہ ایک دفعہ انبالہ کے ایک شخص نے حضرت صاحب سے فتویٰ دریافت کیا کہ میری ایک بہن کنچنی تھی۔ اس نے اس حالت میں بہت سا روپیہ کمایا پھر وہ مر گئی اور مجھے اس کا ترکہ ملا مگر بعد میں مجھے اللہ تعالیٰ نے توبہ اور اصلاح کی توفیق دی اب میں اس مال کو کیا کروں؟ حضرت صاحب نے جواب دیا کہ ہمارے خیال میں اس زمانہ میں ایسا مال اسلام کی خدمت میں خرچ ہو سکتا ہے (سیرت المہدی، ج ۱ ص ۲۶۱، ۲۶۲)

۲۔ روزے تڑوا دیئے:۔

ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ لاہور سے کچھ احباب رمضان میں قادیان آئے۔ حضرت صاحب کو اطلاع ہوئی تو آپ مع کچھ ناشتہ کے ان سے ملنے کے لئے مسجد میں تشریف لائے۔ ان دوستوں نے عرض کیا کہ ہم سب روزے سے ہیں۔ آپ نے فرمایا سفر میں روزہ ٹھیک نہیں، اللہ تعالیٰ کی رخصت پر عمل کرنا چاہیے۔ چنانچہ ان کو ناشتہ کرا کر ان کے روزے تڑوا دیئے (سیرۃ المہدی، جلد دوم ص ۵۹)

۳۔ مریدوں کے ساتھ گروپ فوٹو:۔

مولوی شیر علی صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ حضرت صاحب مع چند خدام کے فوٹو کھنچوانے لگے تو فوٹوگرافر آپ سے عرض کرتا تھا کہ حضور ذرا آنکھیں کھول کر رکھیں ورنہ تصویر اچھی نہیں آئے گی۔ اور آپ نے اس کے کہنے پر ایک دفعہ تکلف کے ساتھ آنکھوں کو کچھ زیادہ کھولا بھی مگر وہ پھر اسی طرح نیم بند ہو گئیں۔ (سیرت المہدی، جلد دوم ص ۷۷)

۴۔ بواسیر اور نماز:۔

ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ کسی وجہ سے مولوی عبدالکریم صاحب نماز نہ پڑھا سکے۔ حضرت خلیفہ المسیح اوّل بھی موجود نہ تھے تو حضرت صاحب نے حکیم فضل الدین صاحب کو نماز پڑھانے کے لئے ارشاد فرمایا۔ انہوں نے عرض کیا کہ حضور جانتے ہیں کہ مجھے بواسیر کا مرض

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہے اور ہر وقت ریح خارج ہوتی رہتی ہے میں نماز کس طرح پڑھاؤں؟ حضور نے فرمایا حکیم صاحب آپ کی اپنی نماز باوجود اس تکلیف کے ہو جاتی ہے یا نہیں؟ انہوں نے عرض کیا ہاں، حضور نے فرمایا کہ پھر ہماری بھی ہو جائے گی۔ آپ پڑھائیے۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ بیماری کی وجہ سے اخراج ریح جو کثرت کے ساتھ جاری رہتا ہو نواقص وضو میں نہیں سمجھا جاتا۔ (سیرت المہدی، جلد ۳ ص ۱۱۱)

۵۔ افیون، بھنگ، اور دھتورہ کا استعمال:۔

ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود نے سل دق کے مریض کے لئے ایک گولی بنائی تھی۔ اس میں کونین اور کافور کے علاوہ افیون، بھنگ اور دھتورہ وغیرہ زہریلی ادویہ بھی داخل کی تھیں اور فرمایا کرتے تھے کہ دوا کے طور پر علاج کے لئے اور جان بچانے کے لئے ممنوع چیز بھی جائز ہو جاتی ہے۔ (سیرت المہدی، جلد ۳ ص ۱۱۱)

۶۔ نماز میں پان خوری:۔

ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ حضرت صاحب کو سخت کھانسی ہوئی۔ ایسی کہ دم نہ آتا تھا البتہ منہ میں پان رکھ کر قدرے آرام معلوم ہوتا تھا۔ اس وقت آپ نے اس حالت میں، پان منہ میں رکھے رکھے نماز پڑھی تا کہ آرام سے پڑھ سکیں (سیرت المہدی، جلد سوم ص ۱۰۳)

۷۔ افطاری سے چند منٹ پہلے روزہ توڑ دیا:۔

ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ لدھیانہ میں حضرت مسیح موعود نے رمضان کا روزہ رکھا ہوا تھا کہ دل گھٹنے کا دورہ ہوا اور ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو گئے۔ اس وقت غروب آفتاب کا وقت قریب تھا مگر آپ نے فوراً روزہ توڑ دیا۔ آپ ہمیشہ شریعت میں سہل راستہ کو اختیار فرمایا کرتے تھے۔ (سیرت المہدی، جلد سوم ص ۱۳۱)

۸۔ نماز میں فارسی نظم:۔

ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ گرمیوں میں مسجد مبارک میں مغرب کی نماز پیر سراج الحق صاحب نے پڑھائی۔ حضور بھی اس نماز میں شامل تھے۔ تیسری رکعت میں رکوع کے بعد انہوں نے بجائے مشہور دعاؤں کے حضور کی ایک فارسی نظم پڑھی جس کا یہ مصرعہ ہے۔

"اے خدا اے چارہ آزار ما"

خاکسار عرض کرتا ہے کہ یہ فارسی نظم نہایت اعلیٰ درجہ کی مناجات ہے۔ جو روحانیت سے پر ہے۔ (سیرت المہدی، جلد سوم ص ۱۳۸)

۹۔ صرف عورتوں کی امامت:۔

ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود کو میں نے بارہا دیکھا ہے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کہ گھر میں نماز پڑھاتے تو حضرت اُم المومنین (اپنی بیوی نصرت جہاں بیگم۔ ناقل) کو اپنے دائیں جانب بطور مقتدی کے کھڑا کر لیتے۔ حالانکہ مشہور فقہی مسئلہ یہ ہے کہ خواہ عورت اکیلی ہی مقتدی ہو تب بھی اسے مرد کے ساتھ نہیں بلکہ الگ پیچھے کھڑا ہونا چاہیے۔ ہاں اکیلا مرد مقتدی ہو تو اسے امام کے ساتھ دائیں طرف کھڑا ہونا چاہیے۔ میں نے حضرت ام المومنین سے پوچھا تو انہوں نے بھی اس بات کی تصدیق کی مگر ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ حضرت صاحب نے مجھ سے یہ بھی فرمایا تھا کہ مجھے بعض اوقات کھڑے ہو کر چکر آجایا کرتا ہے۔ اس لئے تم میرے پاس کھڑے ہو کر نماز پڑھ لیا کرو۔ (سیرت المھدی، جلد سوم ص ۱۳۱)

۱۰۔ قادیانی فتویٰ

سوال ششم:۔ حضرت اقدس غیر عورتوں سے ہاتھ پاؤں کیوں دبواتے ہیں؟

جواب:۔ وہ نبی معصوم ہیں، ان سے مس کرنا اور اختلاط منع نہیں بلکہ موجب رحمت و برکات ہے۔

(اخبار الحکم قادیان، جلد نمبر ۱۱ شمارہ ۱۳ مورخہ ۱۷، اپریل ۱۹۰۷ء)

۱۱۔ بیٹے کی خاطر نماز جمعہ نہیں پڑھی:۔

صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی مرض الموت کے ایام میں ایک جمعہ کے دن حضرت مسیح موعود حسب معمول کپڑے بدل کر عصا ہاتھ میں لے کر جامع مسجد جانے کے واسطے تیار ہوئے۔ جب صاحبزادہ کی چارپائی کے پاس سے گزرتے ہوئے ذرا کھڑے ہو گئے۔ تو صاحبزادہ صاحب نے حضرت مسیح موعود کا دامن پکڑ لیا اور اپنی چارپائی پر بٹھا دیا اور اٹھنے نہ دیا۔ صاحبزادہ صاحب کی خاطر حضور بیٹھے رہے اور جب دیکھا کہ بچہ اٹھنے نہیں دیتا اور نماز جمعہ کے وقت میں دیر ہوتی ہے تو حضور نے کہلا بھیجا کہ جمعہ پڑھ لیں اور حضور کا انتظار نہ کریں۔ (ذکر حبیب ص ۱۷۲ از مفتی محمد صادق قادیانی)

۱۲۔ سود سے دینی خدمت:۔

محبی عزیزی شیخ غلام نبی صاحب سلمہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمتہ اللہ و برکاتہ۔ کل کی ڈاک میں مجھ کو آپ کا عنایت نامہ ملا۔ میں امید رکھتا ہوں کہ آپ کی اس نیک نیتی اور خوف الٰہی پر اللہ تعالیٰ خود کوئی طریق مخلصی پیدا کر دے گا۔ اس وقت تک صبر سے استغفار کرنا چاہیئے اور سود کے بارے میں میرے نزدیک ایک انتظام احسن ہے اور وہ یہ ہے کہ جس قدر سود کا روپیہ آئے آپ اپنے کام میں اس کو خرچ نہ کریں بلکہ اس کو الگ جگہ جمع کرتے جائیں اور جب سود دینا پڑے اسی روپیہ میں سے دے دیں۔ اور اگر آپ کے خیال میں کچھ زیادہ روپیہ ہو جائے تو اس میں کچھ مضائقہ نہیں ہے کہ وہ روپیہ کسی ایسے دینی کام میں خرچ ہو جس میں کسی شخص کا ذاتی خرچ نہ ہو بلکہ صرف اس سے اشاعت دین ہو۔ میں اس سے پہلے یہ فتویٰ اپنی جماعت کے لئے بھی دے چکا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے جو سود حرام فرمایا ہے وہ انسان کی ذاتیات کے لئے ہے........ لیکن اس طرح پر کسی سود کے روپے کا خرچ کرنا ہرگز حرام نہیں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہے.......خاکسار مرزا غلام احمد قادیان، ۲۴، اپریل ۱۸۹۸ء (سیرت المہدی، حصہ دوم ص ۱۱۳)

۱۳- زندہ لوگوں کا جنازہ:-

ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ ۱۹۰۵ء کے زلزلہ کے بعد جب باغ میں رہائش تھی تو ایک دن حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ آج ہم نے اپنی ساری جماعت کا جنازہ پڑھ دیا ہے۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ پورا واقعہ یوں ہے کہ ان ایام میں آپ نے جب ایک دفعہ کسی احمدی کا جنازہ پڑھا تو اس میں بہت دیر تک دعا فرماتے رہے اور پھر نماز کے بعد فرمایا کہ ہمیں علم نہیں کہ ہمیں اپنے دوستوں میں سے کس کس کے جنازہ میں شرکت کا موقع ملے گا۔ اس لئے آج میں نے اس جنازہ میں سارے دوستوں کے لئے جنازہ کی دعا مانگ لی ہے اور اپنی طرف سے سب کا جنازہ پڑھ دیا ہے۔ (سیرت المہدی، حصہ سوم ص ۲۱، ۲۲)

۱۴- ہندوؤں کے ہاں کھانا کھانے کا جواز:-

ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہندوؤں کے ہاں کا کھانا کھا پی لیتے تھے اور اہل ہنود کا تحفہ از قسم شیرینی وغیرہ بھی قبول فرما لیتے تھے اور کھاتے بھی تھے۔ اسی طرح بازار سے ہندو حلوائی کی دکان سے بھی اشیائے خوردنی منگواتے تھے۔ ایسی اشیاء اکثر نقد کی بجائے ٹونبو کے ذریعہ سے آتی تھیں یعنی ایسے رقعے کے ذریعہ جس پر چیز کا نام اور وزن اور تاریخ اور دستخط ہوتے تھے۔ مہینہ کے بعد دکاندار وہ ٹونبون بھیج دیتا اور حساب کا پرچہ ساتھ بھیجتا۔ اس کو چیک کر کے آپ حساب ادا کر دیا کرتے تھے۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت مسیح موعود ہندوؤں کے ہاتھ کی پکی ہوئی چیز جائز سمجھتے تھے۔ اور اس کے کھانے میں پرہیز نہیں تھا۔ آج کل جو عموماً پرہیز کیا جاتا ہے۔ اس کی وجہ مذہبی نہیں بلکہ اقتصادی ہے۔ (سیرت المہدی، ص ۲۷۷، ۲۷۸ حصہ سوم)

۱۶- نماز توڑ کر حاضر ہوا ہوں:-

بیان کیا مجھ سے میاں عبداللہ سنوری نے کہ ایک دفعہ میں مسجد مبارک میں ظہر کی نماز سے پہلی سنتیں پڑھ رہا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیت الفکر کے اندر سے مجھے آواز دی۔ میں نماز توڑ کر حضرت کے پاس چلا گیا اور حضرت سے عرض کیا کہ حضور میں نماز توڑ کر حاضر ہوا ہوں آپ نے فرمایا اچھا کیا.......خاکسار عرض کرتا ہے کہ رسول کی آواز پر نماز توڑ کر حاضر ہونا شرعی مسئلہ ہے۔ (سیرت المہدی، حصہ اول ص ۱۷۹)

۱۷- ایک میل کے فاصلہ پر قصر:-

میاں خیر الدین سیکھوانی نے مجھ سے بذریعہ تحریر ذکر کیا کہ ایک دفعہ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے قصر نماز کے متعلق سوال کیا۔ حضور نے فرمایا جس کو تم پنجابی میں وانڈھا کہتے ہو بس اس میں قصر ہونا چاہیے۔ میں نے عرض کیا کہ کیا کوئی میلوں کی بھی شرط ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں بس جس کو تم وانڈھا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کھتے ہو وہی سفر ہے جس میں قصر جائز ہے۔ میں نے عرض کیا کہ میں سیکھواں سے قادیان آتا ہوں، کیا اس وقت نماز قصر کر سکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا ہاں، بلکہ میرے نزدیک اگر ایک عورت قادیان سے ننگل جائے تو وہ بھی قصر کر سکتی ہے۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ سیکھواں قادیان سے غالباً چار میل کے فاصلہ پر ہے اور ننگل تو شاید ایک میل سے بھی کم ہے۔ ننگل کے متعلق جو حضور نے قصر کی اجازت فرمائی ہے۔ اس سے یہ مراد معلوم ہوتی ہے کہ جب انسان سفر کے ارادہ سے قادیان سے نکلے تو خواہ ابھی ننگل تک ہی گیا ہو اس کے لئے قصر جائز ہو جائے گا۔ یہ مراد نہیں ہے کہ کسی کام کے لئے صرف ننگل تک آنے جانے میں قصر جائز ہو جاتا ہے۔ یا یہ بھی ممکن ہے کہ ننگل تک آنے جانے کو صرف عورت کے لئے سفر قرار دیا ہو کیونکہ عورت کمزور جنس ہے واللہ اعلم۔ (سیرت المہدی، حصہ سوم ص ۵۳، ۵۴)

۱۸۔ چالیسویں کی حکمت و اہمیت:۔

بیان کیا مجھ سے میاں عبداللہ صاحب سنوری نے کہ ایک دفعہ یہ ذکر تھا کہ یہ جو چہلم کی رسم ہے یعنی مُردے کے مرنے سے چالیسویں دن کھانا کھلا کر تقسیم کرتے ہیں۔ غیر مقلد اس کے بہت مخالف ہیں اور کہتے ہیں کہ اگر کھانا کھلانا ہو تو کسی اور دن کھلا دیا جائے۔ اس پر حضرت نے فرمایا کہ چالیسویں دن غرباء میں کھانا تقسیم کرنے میں یہ حکمت ہے کہ یہ مردے کی روح کے رخصت ہونے کا دن ہے۔ پس جس طرح لڑکی کو رخصت کرتے ہوئے کچھ دیا جاتا ہے اسی طرح مُردے کی روح کی رخصت پر بھی غرباء میں کھانا دیا جاتا ہے تا اسے اس کا ثواب پہنچے۔ گویا روح کا تعلق اس دنیا سے پورے طور پر چالیس دن میں قطع ہوتا ہے۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ یہ صرف حضرت صاحب نے اس رسم کی حکمت بیان کی تھی ورنہ آپ خود ایسی رسوم کے پابند نہ تھے۔ (سیرت المہدی، حصہ اوّل ص ۱۸۳)

۱۹۔ جرابوں پر مسح:۔

"نماز عصر کا وقت آیا تو حضرت صاحب نے اپنی جرابوں پر مسح کیا۔ اس وقت مولوی محمد موسیٰ صاحب اور مولوی عبدالقادر صاحب دونوں باپ بیٹا موجود تھے ان کو مسح کرنے پر شک گزرا تو حضرت صاحب سے دریافت کیا کہ حضرت کیا یہ جائز ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں جائز ہے"

(سیرت المہدی، حصہ دوم ص ۲۶، ۲۷)

۲۰۔ نماز تہجد یعنی تراویح:۔

ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ ۱۸۹۵ء میں مجھے تمام ماہ رمضان قادیان میں گزارنے کا اتفاق ہوا اور میں نے تمام مہینہ حضرت صاحب کے پیچھے نماز تہجد یعنی تراویح ادا کی۔ آپ کی یہ عادت تھی کہ وتر اوّل شب میں پڑھ لیتے تھے۔ اور نماز تہجد آٹھ رکعت۔ دو دو رکعت کر کے آخر شب میں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ادا فرماتے تھے۔ (سیرت المہدی، حصہ دوم ص ۱۲)

۲۱۔ سحری اذان فجر کے بعد:۔

نیز آپ ہمیشہ سحری نماز تہجد کے بعد کھاتے تھے اور اس میں اتنی تاخیر فرماتے تھے کہ بعض دفعہ کھاتے کھاتے اذان ہو جاتی تھی اور آپ بعض اوقات اذان کے ختم ہونے تک کھانا کھاتے رہتے تھے۔ (سیرت المہدی، حصہ دوم ص ۱۳)

۲۲۔ عاشقانہ رنگ:۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ مولوی عبدالکریم صاحب نماز پڑھا رہے تھے۔ وہ جب (دوسری رکعت کے بعد) تیسری رکعت کے لئے قعدہ سے اٹھے تو حضرت صاحب کو پتہ نہ لگا۔ حضور التحیات میں ہی بیٹھے رہے۔ جب مولوی صاحب نے رکوع کے لئے تکبیر کہی تو حضور کو پتہ لگا اور حضور اٹھ کر رکوع میں شریک ہوئے۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد حضور نے مولوی نورالدین صاحب اور مولوی محمد احسن صاحب کو بلوایا اور مسئلہ کی صورت پیش کی۔ اور فرمایا میں بغیر فاتحہ پڑھے رکوع میں شامل ہوا ہوں اس کے متعلق شریعت کا کیا حکم ہے۔ مولوی محمد احسن صاحب نے مختلف شقیں بیان کیں کہ یوں بھی آیا ہے اور یوں بھی ہو سکتا ہے۔ کوئی فیصلہ کن بات نہ بتائی۔ مولوی عبدالکریم صاحب کے آخری ایام بالکل عاشقانہ رنگ پکڑ گئے تھے۔ وہ فرمانے لگے مسئلہ وغیرہ کچھ نہیں جو حضور نے کیا بس وہی درست ہے۔ (تقریر مفتی محمد صادق قادیانی مندرجہ الفضل ۱۷، جنوری ۱۹۲۵ بحوالہ قادیانیت کا علمی محاسبہ ص ۷۵۰)

۲۳۔ پردہ کی حدود:۔

سوال:۔ حضرت کے صاحبزادے (مرزا محمود وغیرہ) غیر عورتوں میں بلاتکلف اندر کیوں جاتے ہیں؟ کیا ان سے پردہ درست نہیں؟

جواب:۔ ضرورت حجاب صرف احتمال زنا کے لئے ہے۔ جہاں ان کے وقوع کا احتمال کم ہو ان کو اللہ تعالیٰ نے مستثنیٰ کر دیا ہے۔ اسی واسطے انبیاء اتقیاء لوگ مستثنیٰ بلکہ بطریق اولی مستثنیٰ ہیں۔ پس حضرت کے صاحبزادے اللہ کے فضل سے متقی ہیں۔ ان سے اگر حجاب نہ کریں تو اعتراض کی بات نہیں۔ حکیم فضل دین از قادیان (اخبار الحکم، جلد ۱۱، ۱۳، ص ۱۳ مورخہ ۱۷، اپریل ۱۹۰۷ء)

۲۴۔ جمع بین الصلاتین:۔

ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بذریعہ تحریر بیان کیا........ کہ آپ نے ۱۹۰۱ء میں ۲ ماہ تک مسلسل نمازیں جمع کرنے کا ذکر نہیں کیا خاکسار عرض کرتا ہے۔ کہ یہ بھی درست ہے کہ ایک لمبے عرصے تک نمازیں جمع ہوئی تھیں۔ گو سنہ کے متعلق مجھے کوئی ذاتی علم نہیں تھا مگر اب میں نے دیکھ لیا ہے کہ یہی سنہ درست ہے۔ (سیرت المہدی، حصہ سوم ص ۲۰۲)

© rasailojaraid.com